السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں میں صرف ایک ہی مسجد ہے، جہاں تمام لوگ اکٹھے نماز پڑھتے ہیں، مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوچکا ہے۔ بلکہ اضافی دوتین کمرے مسجد کی دائیں طرف، اوراسی طرح ایک کمرہ اور برآمدہ مسجد کی بائیں طرف ہے۔ جس میں بچے ناظرہ قرآن مجید، صبح کی نماز کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پڑھتے ہیں۔ دائیں طرف پر مین گلی، اور مسجد کا مین گیٹ ہے اوراسی طرف کمروں کے آگے خوبصورت پارک بنے ہوئے ہیں۔

اب صورت حال یہ ہے کہ گاؤں کی دوتین لڑکیاں مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوئی ہیں۔ جن میں عالمہ اور فاضلہ بھی ہیں۔ لڑکیاں ماشاء ا کافی ذہین اورخلوص کے ساتھ محنت کرنے والی ہیں۔

فی الوقت وہ بغیر کسی معاوضہ کے گاؤں کی بچیوں کو پڑھارہی ہیں، اورانتہائی اچھے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ اب ہمیں یہ مسئلہ درپیش ہے کہ

کیا مسجد کی بائیں طرف والے کمرے اور برآمدے کو ہم مدرسۃ البنات میں تبدیل کرسکتے ہیں؟ (۲) کیا مسجد کے نام پر جمع شدہ رقم اس تعمیر پر لگائی جاسکتی ہے؟ کیونکہ گاؤں والے مسجد کے نام پر چندہ دیتے ہیں اور مسجد کی (۱) تعمیر الحمدللہِ مکمل ہے۔ دوسری سرگرمیوں میں لوگ اتنی دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ (۳) کیا مسجد کی جمع شدہ رقم سے ان معلمات کی خدمت کی جاسکتی ہے، جوفی الوقت رضائے الٰہی کےلیے پڑھارہی ہیں۔ بذاتِ خودانھوں نے کچھ مطالبہ نہیں کیاجب کہ مالی لحاظ سے وہ کچھ زیادہ مضبوط بھی نہیں ہیں۔ (۴) بچوں کوناظرہ قرآن مجید پڑھانے والے حافظ صاحب کی خدمت انہی پسوں سے کی جاسکتی ہے جب کہ گاؤں والے صرف تنخواہ کے نام پر اتنی زیادہ خدمت نہیں کرتے اور حافظ صاحب کی مالی حالت بھی انتہائی کمزور ہے کیونکہ وہ مقامی ہیں اور ہم ان کے حالات سے واقف ہیں جب کہ مسجد کے نام پر ہزاروں کے حساب سے رقم جمع ہوجاتی ہے۔ ا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد سے ملحقہ کمروں میں باپردہ صورت میں ''مدرسۃ البنات'' قائم کیا جاسکتا ہے۔ تعمیرِ مسجد سے مقصودچونکہ ذکرالٰہی ہوتا ہے، سووہ حاصل ہے۔ (۱)

مسجد کےلیے جمع شدہ رقم بوقتِ ضرورت تعمیرہذا پرصرف ہوسکتی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ نے فرمایا(۲):

'يا عَائِشَةُ لَولَا حدثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفرِ لَنَقَضْتُ الْبَيتَ حَتّٰى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجرِ، فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ' صحيح مسلم، بَابُ نَقْضِ الْكَعبَةِ وَبِنَاءِ ہا، رقم: ۱۳۳۳'

''اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی، تو میں بیت ا کا خزانہ نکال کر فی سبیل ا تقسیم کردیتا، اور بیت ا کا دروازہ زمین کے ساتھ ملادیتا، اور حجر کا کچھ حصہ بیت ا میں داخل کردیتا۔

ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بیت ا کے خزانہ سے مراد وہ مال ہے، جولوگ بیت ا کی خاطر نذر دیا کرتے تھے۔ جیسے مساجد میں لوگ دیتے ہیں۔ یہ خزانہ بیت ا میں اسی طرح دفن ہے۔ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ بیت ا کی حاجت'' سے زائد بیکار ہے، توخیال ہوا کہ اس کو فی سبیل ا تقسیم کردیا جائے۔ لیکن کفار چونکہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، خطرہ تھا کہ وہ کہیں بدظن نہ ہوجائیں، اس لیے چھوڑدیا۔'' (فتاویٰ اہلحدیث: 323/1)

فی الجملہ مُعلّمین اور مُعلّمات کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی اس مَدسے ہوسکتی ہے، کیونکہ یہ بھی کارِخیر کا ایک حصہ ہے۔ اورسابقہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وقف میں تصرُّف ہوسکتا ہے۔ (۴)، (۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب المساجد: صفحہ: 184

محدث فتویٰ